باسمہ سبحانہ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کیافرماتے ھیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں:

ھدایہ کتاب العتاق میں یہ مسئلہ ذکر کیاہے:

"وإن قال لغلام لایولد مثلہ: ھذا ابنی...")الھدایۃ، کتاب العتاق: ج3، ص453، مکتبہ رحمانیہ).

اس مسئلہ میں امام صاحب کی ایک دلیل یہ بیان کی ہے کہ حریت، بنوت کولازم ہے، تو بنوت ملزوم ہو گیااور ملزوم ذکر کر کے لازم مراد لیناجاز ہے۔

اس کے ایک سطر بعد فرماتے ہیں: "وھذا بخلاف ماإذا قال لغیر: قطعت یدک..." یہ ایک اعتراض کا جواب ہے کہ اس میں قطع ید ملزوم ہے اور تاوان لازم ہے. اس کے حاشیہ میں محشی، عنایہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: "واللازم باطل فالملزوم مثلہ" مجھے اشکال یہ ہے کہ "قطع ید (ملزوم) باطل ہے، فاللازم (تاوان) مثلہ" اس طرح ہوناچاہیے، محشی کے قول: واللازم باطل فالملزوم مثلہ" کے خلاف ہے.

دوسرااشکال یہ ہے اسی حاشیہ نمبر 1 کے آخر میں لکھاہے کہ قطع الید خطأ ملزوم للأرش الذي ھو ملزوم للقطع واللازم و ھو القطع منتف..." اس سے یہ ثابت ہوتاہے کہ قطع ید ملزوم ہے اور تاوان لازم پھر تاوان قطع ید کا کیسے ملزوم بنا؟ اس عبارت کے حل کے لیے اصول فقہ اور فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیالیکن کہیں نہیں ملا. بندہ کی تسکین فرماکر ممنون فرمائیں.

محمد ایاز

ناظم تعلیمات، مدرسہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ. ایبٹ آباد

qamar.ommy@gmail.com

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی د
پاکستان

فتویٰ نمبر:۳۵۵۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

صاحبِ عنایہ کی عبارت" لأن القطع خطأ سبب لوجوب المال فيكون قوله قطعت يدك مجازا عن قوله لك علي خمسة آلاف درهم واللازم باطل فالملزوم مثله"درست ہے۔"لازم" سے مراد قطعِ ید کا ارش (یعنی :خمسۃ آلاف درہم) سے مجاز ہونا ہے،اور ملزوم سے مراد قطعِ ید کا سببِ وجوب المال ہونا ہے۔یہ قیاس استثنائی کی قبیل سے ہے، جس میں لازم کی بطلان سے سے ملزوم کی بطلان پر استدلال کیا گیا ہے۔اس کی صورت یوں ہو گی:

لو كان القطع سَبباً لوجوب المال لكان قوله :"قطعت يدك "مجازًا عن قوله:"لك عليّ خمسة آلاف درهم " ، لكن اللازم (وهو كون قوله:قطعت يدك مجازًا عن خمسة آلاف درهم) باطل (لصحة اليد) فالملزوم(وهو كون القطع سبباً لوجوب المال) باطل ۔

اور صاحبِ عنایہ کی دوسری عبارت :"قطع اليد خطأً ملزوم الأرش الذي هو ملزوم القطع واللازم وهو القطع منتف فالملزوم وهو الارش كذلك"اس کے متعلق سائل کا اشکال تھا کہ یہاں ایک ہی چیز لازم اور ملزوم دونوں بن رہا ہے،اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حیثیت کا فرق ہے۔یہ بھی قیاس استثنائی ہے،اور قیاس کے متعلق ضابطہ ہے کہ جو چیز ثبوت میں لازم بن رہا ہو وہ نفی میں ملزوم اور جو چیز ثبوت میں ملزوم بن رہا ہو وہ نفی میں لازم بن جاتا ہے۔۔۔لہذا اس عبارت کی توضیح یوں ہو گی:

" قطع اليد خطأً ملزوم الارش في الثبوت
والارش هو ملزوم القطع في النفي"

التقریر والتحبیر لابن امیر الحاج میں ہے:

(الأول ملازمة بين مفهومين ثم نفي اللازم لينتفي الملزوم أو إثبات الملزوم ليثبت اللازم) أي الطريق الأول القياس الاستثنائي المتصل وهو مقدمتان أولاهما شرطية متصلة موجبة لزومية كلية أو جزئية إذا كان الاستثناء كليا أو شخصية حالها وحال الاستثناء متحد تفيد تلازما بين مفهومي جزأيها اللذين يسمى أحدهما الملزوم والشرط والمقدم وهو الأول والآخر اللازم والجزاء والتالي وهو الثاني وأخراهما استثنائية تفيد نفي

اللازم لينتفي الملزوم لأن عدم اللازم يستلزم عدم الملزوم أو إثبات الملزوم ليثبت اللازم لأن وجود الملزوم يستلزم وجود اللازم- (١/٧٢- الامر الثالث-ط/ دار الفكر سنة النشر ١٤١٧هـ - ١٩٩٦م.)

شرح کوکب المنیر میں ہے:

قَالَ ابْنُ مُفْلِحٍ عَقِبَ الْمَسْأَلَةِ: وَيُسْتَعْمَلُ الْقِيَاسُ عَلَى وَجْهِ التَّلازُمِ، فَيُجْعَلُ حُكْمُ الأَصْلِ فِي الثُّبُوتِ مَلْزُومًا. وَفِي النَّفْيِ نَقِيضَهُ لازِمًا۔(باب القياس، فصل: تقسيم القياس ياعتبار قوته وضعفه:٤/٢٢٨۔ط/ مكتبة العبيكان ،الطبعة : الطبعة الثانية ١٤١٨هـ - ١٩٩٧ م)

نہایۃ السول شرح منہاج الوصول میں ہے:

اعلم أن أهل الزمان يستعملون القياس الشرعي على وجه التلازم، أي: على النوع المسمى عند المنطقيين بالقياس الاستثنائي، فيثبتون به الحكم تارة وينفونه أخرى، وأراد المصنف التنبيه عليه في آخر القياس فلذلك سماه تنبيها، فطريق استعماله أنه إن كان المقصود إثبات الحكم فيجعل حكم الأصل ملزوما لحكم الفرع، وتجعله العلة المشتركة بين الأصل والفرع دليلا على الملازمة؛ وحينئذ فيلزم من ثبوت حكم الأصل ثبوت حكم الفرع؛ لأنه يلزم من وجود الملزوم وجود اللازم، وإن كان المقصود نفي الحكم فيجعل حكم الفرع ملزوما، ونقيض حكم الأصل لازما، وتجعل العلة المشتركة دليلا على الملازمة أيضا، وحينئذ فيلزم من نفي اللازم نفي الملزوم. (الكتاب الرابع فى القياس، **الباب الثاني: في أركانه**، الفصل الأولى في العلة:٢/٢٣٣۔ دار الكتب العلمية -بيروت-لبنان الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ- ١٩٩٩م)

فقط، واللہ أعلم

کتبہ

فضلِ مولی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

٦/٤/ ١٤٣٩هـ = ٢٠١٨/٢/٢١م

دار الإفتاء جامعة العلوم الإسلامية علامه بنوري ٹاؤن کراچی د پاکستان

جامعۃ العلوم الاسلامیہ مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

جامعۃ العلوم الاسلامیہ مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان